بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
ضلع ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ / سوموار ۲۵ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ ۳ اخاء ۱۳۶۲ ہش ۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تن من دھن کی بازی لگا کر ہر فرد تک اسلام کا پیغام پہنچائیں

آپ میں سے ہر ایک کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہونا چاہیئے کہ یہی روحانیت کا نچوڑ ہے

اپنے دلوں میں یہ بات مضبوطی سے راسخ کر لیں کہ یقینی طور پر احمدیت کا مستقبل بہت شاندار ہے

جماعت احمدیہ امریکہ کے ۳۵ ویں جلسہ سالانہ کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

جماعت احمدیہ امریکہ کا تاریخی ۳۵ واں جلسہ سالانہ امسال اگست ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوا۔ اس جلسہ سالانہ سے چند دن قبل ۸ راگست کو امریکہ کے پہلے احمدی شہید محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کی شہادت کا المناک سانحہ پیش آیا۔ اس جلسہ سالانہ کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلے سے ایک پیغام ارسال فرمایا تھا۔ شہادت کے واقعہ کے بعد حضور نے دوسرا ولولہ انگیز پیغام بھجوایا۔ ذیل میں اس جلسہ سالانہ کے لئے حضور اور ایدہ اللہ کا مرسلہ پہلا پیغام درج کیا جاتا ہے۔

یہ پہلا پیغام جلسہ کے روز افتتاحی اجلاس میں جماعت احمدیہ امریکہ کے جنرل سیکرٹری مکرم مبشر احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

حضور نے فرمایا:۔

"میرے لئے یہ بات بہت خوشی کا باعث ہے کہ آپ اپنا پینتیسواں سالانہ کنونشن ۱۲ تا ۱۴ راگست ۱۹۸۳ء منعقد کر رہے ہیں۔ میری طرف سے آپ دلی مبارکباد قبول فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کنونشن کو شاندار کامیابی عطا فرمائے اور آپ کو اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے کہ آپ ریاست ہائے متحدہ امریکہ خود اور اسکے گرد و نواح کے ممالک میں اسلام کی ترقی کے لئے ایک مؤثر پلان بنا سکیں۔

آپ پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہے کہ آپ نے احمدیت کے پیغام یعنی حقیقی اسلام کو اپنے عظیم ملک کے لوگوں تک پہنچانا ہے اور یہ اسی وقت ایک مؤثر اور کامیاب طریق سے ظہور پذیر ہوگا جبکہ آپ خود اس سلسلہ کے اغراض و مقاصد اور اسلامی نظریہ سے بخوبی واقف ہوں گے۔

میں یہاں حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تحریرات سے ایک اقتباس پیش کرنا چاہتا ہوں

"خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں نہیں پائی جاتی اسے دوبارہ قائم کرے۔ عام طور پر تکبر دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ علماء اپنے علم کی شیخی اور تکبر میں گرفتار ہیں۔ فقراء کو دیکھو تو ان کی بھی حالت اور ہی قسم کی ہو رہی ہے۔ ان کو اصلاح نفس سے کوئی کام ہی نہیں رہا۔ ان کی غرض و غایت صرف جسم تک محدود ہے اس لئے ان کے مجاہدے اور ریاضتیں بھی کچھ اور ہی قسم کے ہیں۔ جیسے ذکر ارہ وغیرہ۔ جن کا چشمہ نبوت سے پتہ نہیں چلتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ دل کو پاک کرنے کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں۔ صرف جسم ہی جسم باقی رہا ہوا ہے۔ جس میں روحانیت کا کوئی

باقی صفحہ ۸ پر

مسجد آسٹریلیا کے لیے غیر معمولی قربانی

۴۶ لاکھ روپے کے وعدے اور ۱۵½ لاکھ روپے سے زائد نقد ادائیگی

خدا تعالیٰ کے فضل سے آسٹریلیا میں پہلی احمدیہ مسجد و مرکز کے لئے جن احباب جماعت مقیم بیرون پاکستان کے ذمہ زمین کی خرید اور تعمیر کے اخراجات پورا کرنا ہے۔ انہوں نے غیر معمولی مستعدی دکھاتے ہوئے چند ماہ کے اندر اندر نہ صرف تین لاکھ تینتالیس ہزار امریکن ڈالرز کے وعدے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے بلکہ بڑی تیزی کے ساتھ ادائیگیاں بھی کر رہے ہیں اور ۲۸ ستمبر ۱۹۸۳ء تک ملنے والی رپورٹس کے مطابق ایک لاکھ سولہ ہزار ڈالرز کی نقد وصولی ہو چکی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک! احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کی قربانیوں کو قبول فرمائے ان کی توفیق خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے ان کو جملہ مشکلات اور پریشانیوں سے نجات بخشے اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت ان کے شامل حال رہے اور ہمیشہ اس کی حفظ و امان میں رہیں۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع

(۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء صبح ۹ بجے)

بلڈ پریشر بڑھا ہوا ہے۔ بے چینی اور کمزوری کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

● حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی رقم فرماتی ہیں:۔

عزیزم ماجد احمد خان ابن ریٹائرڈ بریگیڈیئر نکری وقیع الزمان صاحب اور عزیزہ امۃ الکریم کوکب بنت مرزا رحیم احمد صاحب کے ہاں ۲۶ ستمبر کو لڑکا پیدا ہوا اور ۲۹ کی صبح وفات پا گیا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔

وضاحت

● حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی رقم فرماتی ہیں:۔

چند دن ہوئے الفضل میں عاجزہ کی وہ تقریر شائع ہوئی جو ۱۲ رجون کو لجنہ اماء اللہ لندن کے جلسہ میں عاجزہ نے کی تھی۔ اس تقریر پر جو نوٹ دیا گیا ہے اس سے یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ گویا میں لجنہ اماء اللہ کے دورہ پر گئی تھی عاجزہ کسی دورہ پر نہیں گئی تھی۔ ویسے ہی تبدیلی آب و ہوا اور سیر کے لئے اور سب سے بڑھ کر مسجد سپین دیکھنے کی خواہش اس سفر کی محرک تھی ہاں جہاں جہاں لجنات ہیں۔ ان کے جلسوں اور اجلاسوں میں ان کی خواہش پر شرکت ضرور کی۔

محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کے فرزند عزیزم مرزا عبدالکریم احمد صاحب کی طبیعت پچھلے ڈیڑھ دو ہفتہ سے یرقان کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عباد اللہ گیانی ربوہ)

● مکرم عطا محمد صاحب رند صدر جماعت احمدیہ بستی رنداں کو دو ہفتوں سے بندش پیشاب کی تکلیف ہے۔ سول ہسپتال ڈیرہ غازیخان میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جمال الدین شمس۔ مربی سلسلہ ڈی جی خان

> جو خدا کے لئے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔"
> (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۴)

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۵ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ
۳ اخاء ۱۳۶۲ ہش

مشرقِ بعید میں انقلابِ نو کا آئینہ دار

"بیت المسجد الہدیٰ" کا مبارک یومِ تاسیس

جمعۃ المبارک کا وہ روزِ سعید جو ۲۲ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ (مطابق ۳۰ تبوک ۱۳۶۲ ہش و ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء) کو طلوع ہوا مشرق کی تقدیر بدلنے کے نقطۂ نگاہ سے انقلاب انگیز اہمیت کا حامل ہے۔ یہ وہ روزِ سعید ہے جس کی مبارک ساعتوں میں سیدنا حضرت میرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے براعظم آسٹریلیا میں وہاں کے سب سے بڑے اور سب سے اہم شہر سڈنی کے قریب جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد اور مشن ہاؤس کا اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد نصب فرمایا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید و نصرت کے ایک درخشندہ نشان کے طور پر دنیا کے پانچویں اور آخری براعظم یعنی سرزمین آسٹریلیا میں بھی منظم و مربوط طریق پر تبلیغ و اشاعت اسلام کی راہ ہموار ہو گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

گزشتہ سال سپین میں سب سے پہلی مسجد یعنی "مسجد بشارت" کے افتتاح کے بعد خلافت رابعہ کے نئے مقدس و مبارک دور میں انجام پانے والا یہ دوسرا انقلاب انگیز کارنامہ ہے۔ جو بفضل اللہ تعالیٰ اس نئے دور کے شروع ہونے کے سال سوا سال کے اندر اندر منصۂ شہود پر آیا ہے۔ یہ کارنامہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک تقدیر خاص کو بڑی شان سے آشکار کر رہا ہے۔ وہ تقدیر خاص یہ ہے کہ انشاء اللہ العزیز مشرق کے آخری کناروں تک اسلامی فتوحات کے دروازے عنقریب کھلنے والے ہیں۔ اس نئے مبارک دور کے اوائل میں ہی براعظم آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کو پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق ملنے میں یہ الٰہی اشارہ مضمر ہے کہ انشاء اللہ اب مشرق کے آخری کناروں تک اسلامی فتوحات کے دروازے اس شان سے کھلیں گے کہ اسلام وہاں قلوب انسانی پر فتح پاتا اور غالب آتا چلا جائے گا اور مشرقی قومیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے دین واحد پر آ جمع ہوں گی۔ وہ دن دور نہیں کہ جب آسٹریلیا کے طول و عرض میں ہی نہیں بلکہ مشرق بعید کے ہر ملک کے کونہ کونہ میں مساجد تعمیر ہوں گی اور مشرق کے آخری کناروں تک بسنے والی قوموں کے افراد خدائے واحد کی عبادت کرنے کی غرض سے ان مساجد کی طرف کھنچے چلے آئیں گے اور کیا مغرب اور کیا مشرق سب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر دن رات درود بھیجنے والوں سے آباد نظر آئیں گے یہ خداوند کی تقدیروں میں سے ایک اٹل تقدیر ہے۔ جو بہر حال پوری ہو کر رہے گی۔

الغرض آج آسٹریلیا کی سرزمین میں مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھ کر غلبۂ اسلام کی جس منظم مہم کا عاجزانہ اور متضرعانہ رنگ میں آغاز ہوا ہے وہ بہت جلد ایک انقلاب عظیم کا پیش خیمہ بننے والا ہے، وہ انقلاب عظیم کرۂ ارض کی ہیئت اور اس کی تقدیر بدل کر رکھ دے گا اور اطراف و جوانب عالم میں الٰہیت اور روحانیت کا ایسا دور دورہ ہو گا کہ کرۂ ارض پر بسنے والے انسان محسوس کریں گے کہ نئی زمین اور نیا آسمان معرض وجود میں آ گیا ہے اور یہ کہ اس نئے آسمان کے نیچے نئی زمین پر بجز خدائے واحد کے کسی مصنوعی خدا کی پرستش نہیں ہوتی، پوری نوع انسانی دین واحد یعنی اسلام کی پیرو ہوتے ہوئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر مجتمع ہے، سب کے دل کی ایک ہی پکار ہے کہ بجز خدائے واحد کے اور کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفےٰ اس کے رسول ہیں، صلے اللہ علیہ وسلم۔

اللہ تعالیٰ کے ان نئے عظیم الشان فضلوں پر جن سے خلافت رابعہ کے نئے مقدس و مبارک دور میں وہ مولیٰ کریم اپنی تائید و نصرت کے مہتم بالشان نشان کے طور پر ہمیں پیہم نواز رہا ہے ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ ہم اپنے رب کریم کا تا حد امکان شکر ادا کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں۔ اور شکر کا طریق جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے بارہا

(باقی صفحہ پر)

شاہراہِ غلبۂ اسلام کا ایک اہم سنگِ میل

منتِ ایزد تعالیٰ خالقِ لیل و نہار
فضل سے اُس نے دکھایا ہے یہ روزِ خوشگوار
شاہراہِ غلبۂ اسلام کا ہے سنگِ میل
انقلابِ نو کا ہے اِک نقطۂ آغازِ کار
شہرِ سڈنی میں بفضلِ اللہ بنا رکھ دی گئی
"بیت الہدیٰ" مسجد کی از لطفِ خدائے کردگار
روز و شب یاں سے بلند ہو گی صدا توحید کی
دافعِ ظلمت بنیں گے اس کے سب روشن منار
دین کی تبلیغ کا قائم ہوا محکم نظام
جس کی جولانگاہ کی وسعت ہے ناپیدا کنار
مڑ گیا ہے رُخ زمانے کا سوئے بیت العتیق
مشرق و مغرب گلے مل جائیں گے دیوانہ وار
السلام اے شارحِ قرآن، اے سبطِ مسیح!
اے غلام ابن غلامِ سیّدِ و الاتبار
تیرے عزمِ آہنی کا اِک درخشندہ ثبوت
رکھ دی مسجد کی بنا تو نے زِ لطفِ کردگار
حلقۂ اسلام میں آ جائے گا شرقِ بعید
چشمِ بینا دیکھتی ہے انقلابِ روزگار
ہے خیال اہلِ خرد کا یہ کبھی ممکن نہیں
اِس کو ممکن کر دکھائے گا مگر پروردگار
خطۂ آسٹریلیا تجھ پہ ہوں نازل برکتیں
ہے معزز میہماں تیرا وہ فخرِ روزگار
دوش پر جس کے رکھی حق نے خلافت کی قبا
بادشاہ ہے ملکِ دیں کا اور ہے گردوں وقار
مومنانِ باصفا کا ہے یہ فرضِ اوّلیں
خدمتِ دینِ متیں کرتے رہیں دیوانہ وار
صدقِ دل سے یہ دعا کرتے ہیں جملہ مومنیں
فتح کے پرچم لئے آئیں امامِ کامگار
دیدِ روئے پاک سے ہر احمدی ہو شادکام
عاجزِ بے تاب کے دل کو ہو تسکین و قرار

(سید ادریس احمد عاجز کرمانی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعویٰ ماموریت سے قبل

سیرتِ طیبہ کے چند درخشاں پہلو

قیامِ سیالکوٹ کے دوران دفاعِ اسلام، غیرتِ دینی، اور عشقِ قرآن کے ایمان افروز واقعات

مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب ایم اے شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

یہ ایک حقیقت ہے جس سے کبھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مامورین الٰہی کی دعویٰ سے قبل کی زندگی بھی ان کی دعویٰ کے بعد کی زندگی کی طرح بالکل بے داغ اور پاکیزہ ہوتی ہے۔ ان کا قلب صافی ایک پاک اور شفاف آئینہ کی طرح ہوتا ہے جس میں صفات و انوار الٰہیہ کا انعکاس ہوتا ہے اور یہ مبارک وجود صفاتِ باری تعالیٰ کا مظہر بن کر نیک فطرت انسانوں کے دلوں میں عقیدت و احترام کا مقام پا لیتے ہیں۔ اور گم گشتہ راہوں کے لیے روشنی کا مینار ثابت ہوتے ہیں۔ دعویٰ کے بعد تو مخالفت کا ایک طوفان اٹھتا ہی ہے اور اس وقت مخالفین کو کوئی خوبی نظر ہی نہیں آتی۔ یہاں تک کہ مخالفت عناد کا رنگ پکڑ جاتی ہے۔ لیکن کسی مامورِ الٰہی کو پرکھنے کے لئے اصل زمانہ دعویٰ سے پہلے کا ہی ہے جو کسی مامور کے اخلاق و کردار اور صداقت کو جانچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

۱۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا سیالکوٹ میں ورود مسعود اور مقدس مقامات

حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ ماموریت ۱۸۸۲ء کا ہے۔ اور اس سے قبل ایک عرصہ تک آپ کو سیالکوٹ میں اپنے والد ماجد کی اطاعت میں بسلسلہ ملازمت رہنا پڑا۔ ایک دو دن کی بات نہ تھی۔ تقریباً عرصہ چار سال اس سرزمین کو آپ کی قدم بوسی کا شرف حاصل رہا۔ اور یہاں کے گلی کوچوں نے وہ برکتیں حاصل کیں جو تقدس کا رنگ رکھتی ہیں۔ پہلی بار ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء، دوسری بار ۱۸۷۷ء اور تیسری بار ۱۹۰۴ء میں آپ سیالکوٹ میں تشریف لا کر قیام فرما ہوئے۔ آپ نے سیالکوٹ کو اپنا وطنِ ثانی قرار دیا۔ ابتداء اور آخر میں جو مکانات آپ کا مسکن بنے، جہاں شب و روز عبادت و ذکرِ الٰہی میں آپ مصروف رہے وہ آج تک محفوظ ہیں۔

۱۔ ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء جس مکان میں آپ قیام پذیر رہے وہ آج کل مکرم ضیاء اللہ صاحب بٹ ابن رحمت اللہ صاحب بٹ مرحوم کے پاس ہے۔ حضور اقدس کا مخصوص کمرہ اسی شکل میں ہے۔

۲۔ دوسرا مکان جہاں ۱۹۰۴ء میں دس روز بمعہ حضرت اماں جان آپ نے قیام فرمایا وہ اب سید بشیر احمد شاہ صاحب کے پاس ہے۔ وہ سیڑھی جو اوپر کی چھت کے لئے لگائی گئی تھی اور آپ اوپر کی چھت پر جا کر لیکچر سیالکوٹ "اسلام" تحریر فرماتے رہے وہ ضائع ہو چکی ہے۔ شرقی جانب مسقف گلی کے اوپر کھڑکی والا حصہ خستہ ہونے کی وجہ سے گر گیا ہے مگر کھڑکی محفوظ ہے۔ یہاں پر حضرت اقدسؑ نے سینکڑوں افراد سے بیعت لی۔ تاہم دونوں مکانوں کا محفوظ کیا جانا اشد ضروری ہے۔

۳۔ مسجد مبارک المعروف مسجد حکیم میر حسام الدینؒ جہاں حضور اقدس اپنے اوّل و آخر قیام میں نمازیں ادا کرتے رہے۔ یہ مسجد بھی قابلِ مرمت ہے۔ جماعت احمدیہ کی تحویل میں ہے۔ علامہ اقبال کے مکان کے عقب میں واقع ہے۔ یہاں علامہ اقبال بھی دینی تعلیم پاتے رہے۔

سیالکوٹ میں قیام کا سبب

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے والدِ ماجد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی شدید خواہش تھی کہ آپ کا بیٹا صرف دینی امور میں نہ لگا رہے بلکہ اپنے مستقبل کی بھی فکر کرے اور اس کے بہتر بنانے کے لئے کوئی دنیوی کام کرے۔ انہوں نے آپ کو کئی بار مختلف ذرائع سے ملازمت کی طرف توجہ دلائی جس کی بظاہر ضرورت بھی نہ تھی مگر دوسری طرف دینی رغبت، للّٰہی محبت اور تڑپ آپ کے دل میں اس قدر موجزن تھی کہ آپ کی نگاہ دنیا کی طرف نہ اٹھتی تھی۔ ایک بار تو یوں ہوا کہ آپ کے والد صاحب نے ایک دوست کو بھیج کر کہا کہ ملازمت کا ایک اچھا موقع ہے جا کر آپ کو بلا لائیں مگر آپ نے جو اس وقت دینی مشاغل میں مصروف کتابوں میں گھرے ہوئے تھے یہ جواب دیا۔ "میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو گیا ہوں" وقتی طور پر تو والد صاحب خاموش ہو گئے مگر کوشش جاری رہی تاکہ آپ کو ملازمت کی طرف مائل کیا جائے۔ مگر یادِ الٰہی میں مستغرق یہ وجود رضوانِ یار کو سب دنیوی وجاہتوں اور عزتوں پر ترجیح دے رہا تھا تاہم والد صاحب کی اطاعت کی خاطر مجبوراً ۱۸۶۴ء میں سیالکوٹ کچہری میں ملازمت اختیار کرنا پڑی۔ اس ملازمت میں جو حکمت تھی اُسے آپ یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"اس تجربہ سے مجھے معلوم ہوا کہ اکثر نوکری پیشہ نہایت گندی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان میں بہت کم ایسے ہوں گے جو پورے طور پر صوم و صلوٰۃ کے پابند ہوں اور جو ان ناجائز حظوظ سے اپنے تئیں بچا سکیں جو ابتلاء کے طور پر پیش آتے رہتے ہیں ..... میں نے ملازمت پیشہ لوگوں کی جماعت میں بہت کم ایسے لوگ دیکھے کہ جو محض خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے اخلاق فاضلہ حلم و کرم اور عفت اور تواضع اور انکسار اور خاکساری اور ہمدردیٔ خلق اور پاک باطنی اور اکلِ حلال اور صدقِ مقال اور پرہیزگاری کی صفت اپنے اندر رکھتے ہوں بلکہ بہتوں کو تکبر اور بدچلنی اور لاپرواہی دین اور طرح طرح کے اخلاق رذیلہ میں شیطان کے بھائی پایا اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ ہر ایک قسم اور ہر ایک نوع کا مجھے تجربہ حاصل ہو اس لئے ہر ایک صحبت میں مجھے رہنا پڑا۔"

(کتاب البریہ)

پس آپ نے عرصۂ ملازمت بھی سنت مامورین کے مطابق گزارا کیونکہ آئندہ معاشرہ کی اصلاح کا عظیم کام آپ کو سونپا جانے والا تھا۔

۲۔ قیامِ سیالکوٹ میں دینی اشغال و مصروفیات

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا ابتدائی قیام محلہ جھنڈا والہ (دو دروازہ چوک کے قریب واقع) میں ایک چوبارہ میں تھا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ کشمیری محلہ میں رہے اور پھر آخر تک حکیم منصب علی صاحب وثیقہ نویس کے ہمراہ ایک بیٹھک میں رہے۔ کشمیری محلہ میں آپ میاں فضل دین صاحب کے چھوٹے بھائی عمرا کشمیری کے مکان پر رہا کرتے تھے۔ عرصہ قیام سیالکوٹ میں گھر میں سوائے قرآن مجید پڑھنے اور دیگر دینی فرائض سرانجام دینے کے اور کوئی کام نہ تھا۔ جناب شیخ عبدالقادر صاحب فاضل مصنف حیاتِ طیبہ رقمطراز ہیں

"میاں فضل دین صاحب کے عزیزوں میں سے کسی نے مجھے بتایا کہ حضرت صاحب کے متعلق مشہور ہے کہ جب کچہری سے واپس تشریف لاتے تو دروازہ کو پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے تھے تاکہ گلی میں اچانک کسی نامحرم عورت پر نظر نہ پڑے بلکہ دروازہ میں داخل ہوتے ہی دونوں ہاتھ پیچھے کر کے پہلے دروازہ بند کر لیتے اور پیچھے مڑ کر زنجیر لگایا کرتے تھے۔ گھر میں سوائے قرآن مجید پڑھنے اور نمازوں میں لمبے لمبے سجدے کرنے کے اور آپ کا کوئی کام نہ تھا۔ بعض آیات لکھ کر دیواروں پر لٹکا دیا کرتے اور پھر ان پر غور کرتے رہتے تھے۔ بعض اوقات دفتری کاموں کے لئے بعض زمیندار مکان پر آکر ملنے کی خواہش کرتے تو آپ میاں فضل دین صاحب کو فرمایا کرتے تھے کہ میاں فضل دین ان کو کہہ دو کہ میں تمہارا کام کچہری میں کر دیا کروں گا۔ یہاں آکر یاد کروانے کی ضرورت نہیں۔"

(ص ۲۷)

"خدمت خلق کا جذبہ بھی آپ کے دل میں بہت بڑھا ہوا تھا۔ مہینہ بھر ملازمت کرنے کے بعد جو تنخواہ آپ دفتر سے لاتے اس میں سے خوراک وغیرہ کا خرچ رکھ کر باقی رقم میں سے محلہ کی بیواؤں اور محتاجوں کو کپڑے بنوا دیتے۔ ..... جو مریض آتا آپ اس کا علاج بھی کرتے اور اس کی شفا کے لئے جناب الٰہی میں دعا بھی فرماتے۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم بحوالہ حیات طیبہ ص ۲۷)

ملازمت قید خانہ ہے

آپ کو چونکہ مجبوراً ملازمت کرنا پڑی تھی اس لئے آپ کا دل نہ لگتا تھا۔ ملازمت کے دوران ایک بار آپ کی والدہ ماجدہ نے قادیان سے آپ کو چار جوڑے کپڑوں کے بھجوائے۔ آپ کی فیاض طبیعت تھی۔ ایک جوڑا قادیان سے آنے والے حیات نامی حجام کو دے دیا جبکہ والدہ نے بڑی محبت سے آپ کے لئے تیار کروائے تھے۔ جب اس شخص نے ملازمت کے بارہ میں ذکر کیا کہ آپ کو یہ ملازمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پسند ہے تو فرمایا:-

"قید خانہ ہی ہے۔"

(حیات طیبہ صہ ۲۶)

دینی مطالعہ اور مباحث

آپ کچہری کے فارغ اوقات میں بھی قرآن کریم کی تلاوت فرماتے اور قیامگاہ پر بھی اکثر قرآن مجید پر تدبر اور مطالعہ آپ کا محبوب کام تھا۔ پادری بٹلر صاحب ایم۔ اے پر آپ کی شخصیت کا گہرا اثر تھا۔ وہ اکثر تبادلۂ خیالات کے لئے آپ کے پاس آتے۔ اکثر دفتر کے آخر وقت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور باتیں کرتے کرتے قیامگاہ تک پہنچ جاتے اور بڑی خوشی سے چھوٹے سے مکان میں آپ کے پاس بیٹھ جاتے۔ سیالکوٹ مشن کو ایک خصوصیت حاصل تھی۔ عیسائیت کی سرگرمیاں بہت بڑھ چکی تھیں۔ مسلمان ان کے مقابل پر عاجز آچکے تھے اور پادری صاحبان کو حضرت اقدس کے ساتھ پادری بٹلر کی ملاقات ناگوار گزرتی تھی۔ لیکن آپ کے دلائل اس کے دل میں ایسے گھر کر گئے تھے کہ پادری بٹلر صاحب نے بڑی متانت سے اپنے ساتھیوں کو جواب دیا:

"یہ ایک عظیم الشان آدمی ہے کہ اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ تم اس کو نہیں سمجھتے۔ میں خوب سمجھتا ہوں۔"

جناب علامہ اقبال کے استاد شمس العلماء مولانا سید میر حسن صاحب کا بیان ہے:-

"مرزا صاحب کو اس زمانہ میں مذہبی مباحثہ کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ پادری صاحبوں سے اکثر مباحثہ رہتا تھا۔"

اسی طرح بعض نجی مجالس میں بھی مختلف دینی مسائل آجاتے تو حضرت اقدس سب کو مطمئن کر دیا کرتے۔ چنانچہ موصوف سید میر حسن صاحب کا بیان ہے:-

"ایک بار لباس کے بارہ میں ذکر ہو رہا تھا۔ ایک کہتا کہ بہت کھلی اور وسیع موہری کا پاجامہ اچھا ہوتا ہے۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ بلحاظ ستر عورت تنگ موہری کا پاجامہ بہت اچھا ہے اور افضل ہے اور اس میں پردہ زیادہ ہے کیونکہ اس کی تنگ موہری کے باعث زمین سے بھی ستر عورت ہو جاتا ہے۔ سب نے اس کو پسند کیا۔" (سیرت المہدی حصہ اوّل)

اسلام کا دفاع اور کسرِ صلیب کا آغاز

یہ وہ زمانہ تھا جب مسیحیت کی منظم یلغار ہندوستان پر ہو چکی تھی۔ ۱۸۶۲ء میں انگلستان کے وزیر اعظم لارڈ پامرسٹن اور وزیر ہند چارلس وڈ کے سامنے ایک وفد پیش ہوا جس میں دارالعوام اور دارالامراء کے رکن اور بڑے بڑے عمائدین شامل تھے۔ انگلستان کے سب سے بڑے پادری آرچ بشپ آف کنٹربری نے وفد کا تعارف کروایا۔ وزیر ہند نے وفد سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:-

"میرا یہ ایمان ہے کہ ہر وہ نیا عیسائی جو ہندوستان میں مسیحیت قبول کرتا ہے انگلستان کے ساتھ ایک نیا رابطۂ اتحاد بنتا ہے اور ایمپائر کے استحکام کے لئے ایک نیا ذریعہ ہے۔"

(بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور انگریز)

اس زمانہ میں مسیحی دنیا کا یہ عزم اور ولولہ اور حکومت کی پشت پناہی سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ ہندوستان میں عیسائیت کی زبردست جدوجہد کا آغاز ہو چکا تھا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ جن کے سپرد خدا تعالیٰ کسرِ صلیب کا مقدس فریضہ کرنے والا تھا اس کا آغاز بھی اسی سرزمین سے ہوا اور آپ نے مسیحی پادریوں کے اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دے کر کامیاب دفاع کیا۔ آپ نے عیسائیت کے سیلاب کو اپنے پُرزور دلائل کے ساتھ اس طرح روکا کہ اپنے اور بیگانے آپ کی قابلیت مان گئے۔ پادری بٹلر صاحب ایم۔ اے جیسی شخصیت پر بھی آپ کا گہرا اثر تھا۔ دیگر پادری بھی آپ کے دلائل سن کر دم بخود ہو جاتے۔

۷۔ خدمت اسلام کے بارہ میں بعض اہم شہادتیں

صلیبی یلغار کو روک کر آپ نے اسلام کا کامیاب دفاع کیا اور یہ مدافعانہ جنگ دیگر مذاہب اور لادینی تحریکات کے خلاف بھی جاری رہی جس سے بڑے بڑے جید علماء حضرات متاثر ہوئے۔ چنانچہ شمس العلماء مولانا سید میر حسن صاحب تحریر کرتے ہیں:-

"مرزا صاحب کو اس زمانہ میں مذہبی مباحثہ کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ پادری صاحبوں سے اکثر مباحثہ رہتا تھا۔ ایک مرتبہ پادری الائشہ صاحب جو دیسی عیسائی پادری تھے اور حاجی پورہ سے جانب جنوب..... ایک کوٹھی میں رہا کرتے تھے مباحثہ ہوا۔ پادری صاحب نے کہا کہ عیسوی مذہب قبول کرنے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔ مرزا صاحب نے فرمایا نجات کی تعریف کیا ہے اور نجات سے آپ کیا مراد رکھتے ہیں۔ مفصل بیان کیجئے۔ پادری صاحب نے کوئی مفصل تقریر نہ کی اور مباحثہ ختم کر بیٹھے اور کہا کہ میں اس قسم کی منطق نہیں پڑھا۔"

"پادری بٹلر صاحب ایم۔ اے جو بڑے فاضل اور محقق تھے ان سے مرزا صاحب کا مباحثہ بہت دفعہ ہوا۔ پادری بٹلر صاحب مرزا صاحب کی بہت عزت کیا کرتے تھے اور بڑے ادب سے ان سے گفتگو کیا کرتے تھے۔ پادری صاحب کو مرزا صاحب سے بہت محبت تھی۔ چنانچہ پادری صاحب ولایت جانے لگے تو مرزا صاحب کی ملاقات کے لئے کچہری میں تشریف لائے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے پادری صاحب سے تشریف آوری کا سبب پوچھا تو پادری صاحب نے جواب دیا کہ میں مرزا صاحب سے ملاقات کرنے آیا تھا۔ چونکہ میں وطن جانے والا ہوں اس لئے ان سے آخری ملاقات کروں گا۔ چنانچہ جہاں مرزا صاحب بیٹھے تھے وہیں چلے گئے۔"

(سیرت المہدی حصہ اوّل بحوالہ حیات طیبہ صہ ۳۱)

حضرت اقدس ۱۸۷۷ء میں ایک دفعہ پھر سیالکوٹ تشریف لائے اور اپنے ایک علم دوست ساتھی لالہ بھیم سین صاحب کے مکان پر ٹھہرے جناب میر حسن صاحب لکھتے ہیں:-

"میں اور شیخ اللہ داد صاحب مرزا صاحب کی ملاقات کے لئے لالہ بھیم سین کے مکان پر گئے تو اثناء گفتگو سرسید صاحب کا ذکر شروع ہوا۔ اتنے میں تفسیر کا ذکر بھی آگیا۔ راقم نے کہا کہ تین رکوعوں کی تفسیر آگئی ہے جس میں دعا اور نزول وحی کی بحث آگئی ہے۔ فرمایا کل جب آپ آویں تو تفسیر لیتے آویں۔ جب دوسرے دن وہاں گئے تو تفسیر کے دونوں مقام آپ نے سنے اور سن کر خوش نہ ہوئے اور تفسیر کو پسند نہ کیا۔"

(ایضاً)

۸۔ محبت قرآن، دینی غیرت اور تقویٰ کے بارہ میں شہادتیں

جناب سید میر حسن صاحب لکھتے ہیں:-

۱۔ "کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے۔ بیٹھ کر، کھڑے ہو کر، ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع اور خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔"

(سیرت المہدی حصہ اوّل)

۲۔ ایک دفعہ کچہری برخواست ہونے پر تیز دوڑنے اور مسابقت کا ذکر شروع ہوا۔ ایک شخص بلاسنگھ نامی نے کہا کہ میں سب سے زیادہ تیز دوڑتا ہوں اور میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آپ نے مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے اس کے چیلنج کا جواب دیا اور دینی غیرت و حمیت کا ثبوت دیا۔ سید میر حسن صاحب لکھتے ہیں:-

"مرزا صاحب اور بلاسنگھ ایک ہی وقت دوڑے اور باقی آدمی معمولی رفتار سے پیچھے روانہ ہوئے۔ جب پل (پل نالہ ایک پسرور روڈ۔ ناقل) پر پہنچے تو ثابت ہوا کہ حضرت مرزا صاحب سبقت لے گئے اور بلاسنگھ پیچھے رہ گیا۔"

مشہور صحافی، ادیب و شاعر اور سیاسی لیڈر مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار کے والد صاحب منشی سراج الدین صاحب کا بیان ہے:

"مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء (اصل سن ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء ہے۔ ناقل) کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے۔ ..... اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔"

(اخبار زمیندار مئی ۱۹۰۸ء۔ حیات طیبہ صہ ۳۵)

الغرض حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے عمر شباب کا جو زمانہ سیالکوٹ میں گزارا اس سرزمین کا ذرّہ ذرّہ اور ہر اعلیٰ و ادنیٰ، علماء و دانشور شہادت دے رہے ہیں کہ آپ سنّتِ انبیاء کے مطابق دعویٰ ماموریت سے پہلے بھی نہایت متقی، فانی فی اللہ، عشق رسول اور محبت اسلام میں سرشار، اخلاقِ فاضلہ کے حامل اور اوصافِ کریمہ سے متصف تھے اور آپ کی حیاتِ مقدسہ کا یہ دَور آپ کی صداقت قرآنی معیار پر ثابت کرتا ہے۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد و آلِ محمّد و بارک وسلّم انّک حمیدٌ مجید۔

سالانہ اجتماع انصاراللہ مرکزیہ

انصاراللہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸ تا ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی / حاضری لازمی ہے۔ تمام زعماء / زعماء اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق محترم امراء صاحبان و صدران جماعت و مربیان کرام سے بھرپور تعاون کے ساتھ جہاں مجالس کی نمائندگی سو فیصد بنائیں وہاں ہر جماعت اور مجلس سے زیادہ سے زیادہ انصار کو اس بابرکت اجتماع سے استفادہ کے لئے مرکز میں لائیں۔ پاکستان کی کوئی ایسی مجلس نہیں رہنی چاہیئے جہاں سے کسی فرد نے اجتماع میں شرکت نہ کی ہو۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسٹریلیا کے قدیم باشندے

ABORIGINES

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب
استاذ جامعہ۔ ربوہ

یہ باشندے عرصہ دراز تک نسلی امتیاز کا شکار رہے

نسلی ابتداء:۔

آسٹریلیا کے قدیم باشندے ایک خاص ہم جنس نسل سے تعلق رکھتے ہیں جو درج ذیل تین علاقوں میں پھیلی ہوئی ہے:۔

۱۔ پولی نیشیا POLYNESIA جو نیوزی لینڈ ریسٹر لینڈ اور ہوائی کے جزائر پر مشتمل ہے

۲۔ مجمع الجزائر MICRONESIA یعنی وہ جزیرے جو جنوبی بحرالکاہل میں نیوگنی کے شمال میں واقع ہیں۔

۳۔ مجمع الجزائر میلانیشیا MELANESIA جس میں آسٹریلیا۔ تسمانیہ اور پاپوا نیوگنی شامل ہیں۔

علم الانسانیات کے ماہرین کا خیال ہے کہ یہ لوگ آج سے تقریباً ۳۰ ہزار سال قبل جنوبی ہند یا سیلون سے کسی اتفاقی انقلاب کے نتیجہ میں یہاں وارد ہوئے لیکن بعض دوسرے ماہرین کا خیال ہے کہ یہ لوگ جزیرہ نما ملایا سے یہاں آئے ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ پہلی یورپی آبادی کے وقت جو آسٹریلیا میں ۱۷۸۸ء میں قائم ہوئی ان کی آبادی تین لاکھ تھی۔ لیکن ۱۹۰۳ء کی مردم شماری کی رو سے اُن کی آبادی آہستہ آہستہ کم ہو کر صرف ایک لاکھ تیس ہزار رہ گئی ہے اور اس کمی کی متعدد وجوہات ہیں اوّل ان کی شرح پیدائش ایک فیصد سالانہ سے بھی کم ہے۔ دوم یورپین لوگوں کے مقابل پر ان کی شرح اموات ان سے ۲½ ۳ گنا زیادہ ہے جس کا باعث علاج معالجہ کی عدم سہولت ہے۔ ماضی میں ان کی تعداد کم ہونے کا بہت بڑا سبب یہ تھا کہ یورپین لوگوں کی آمد پر انکے ساتھ لڑائی میں آبادی کا ایک کثیر حصہ مارا گیا۔

رہائش:۔

آسٹریلیا میں ان کی اکثریت ایسے علاقوں میں رہتی ہے جو اُن کے لئے حکومت آسٹریلیا نے مخصوص کر دیئے ہیں اور یہ علاقے جنہیں انگریزی میں RESERVE کہتے ہیں۔ آسٹریلیا کے شمال مغرب میں اور شمال میں واقع ہیں۔ انگریزی میں مؤخر الذکر علاقہ کو NORTHERN TERRITORIES کہا جاتا ہے اور اس مؤخر الذکر علاقہ میں ان کی آبادی بیس ہزار ہے۔ تسمانیہ میں ۱۸۷۶ء میں تمام قدیم باشندے ختم ہو چکے تھے۔

شہری حقوق:۔

آسٹریلیا میں ایک عرصہ دراز تک اُن سے نسلی امتیاز کا سلوک روا رکھا گیا لیکن ۱۹۶۳ء میں ان کے ساتھ نسلی امتیاز کے تمام قوانین ختم کر دیئے گئے اور ان کو مکمل شہری حقوق دیئے گئے اور صوبائی اور مرکزی حکومتوں کے انتخابات میں انہیں ووٹ کا حق دے دیا گیا۔ سوائے صوبہ کوئنز لینڈ کے جہاں ان کو مکمل شہری حقوق ابھی تک حاصل نہیں ہیں۔ اور جہاں تک حق ملکیت کا سوال ہے تو وہ انہیں صرف صوبہ وکٹوریہ میں حاصل ہے۔

امتیازی خصوصیات:۔

یہ لوگ عموماً دراز قد۔ پتلے۔ سیاہ فام اور لمبے لمبے سیاہ بالوں والے ہوتے ہیں۔ ان کے خون کا گروپ خاص اپنی نوعیت کا علیحدہ گروپ ہے۔ دھاتوں اور زراعت کا انہیں کوئی علم نہیں ہے۔ یہ لوگ خانہ بدوش زندگی بسر کرتے ہیں اور جب کسی ایک جگہ رہ کر اُکتا جاتے ہیں تو کسی دوسری جگہ ہجرت کر جاتے ہیں۔ آباد ہو کر کسی جگہ نہیں رہتے۔ شروع شروع میں یہ لوگ دوسری نسل کے لوگوں سے شادی نہیں کرتے تھے۔ لیکن بعد ازاں یہ طریق کچھ ڈھیلا پڑ گیا اور انہوں نے غیروں میں شادیاں شروع کر دیں جس کے نتیجہ میں ان کی مخلوط نسل کی تعداد تقریباً ان کی مجموعی تعداد کا نصف ہو گئی جو یورپی آبادی میں مل جل گئے تھے لیکن ان پر پھر ایک رد عمل پیدا ہوا اور اب یہ مخلوط نسل کے لوگ جو خاصے تعلیم یافتہ اور مختلف فنون میں تربیت حاصل کر چکے ہیں۔ اختلاط نسل سے از سر نو متنفر ہو کر اپنی اصلیت کو پھر قائم کرنا چاہتے ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ یورپی آبادی کے پہلے میل جول کے وقت ان قدیم باشندوں کے کوئی ۵۰۰ کے لگ بھگ قبیلے تھے جو ۲۶۰ زبانیں بولتے تھے۔ اس وقت آسٹریلیا کی آبادی ۲۶ کیلو میٹر میں ایک کس کے حساب سے تھی جو زیادہ تر زرخیز علاقوں میں تھی۔ اور بنجر علاقوں میں نہ ہونے کے برابر۔

تہذیب و تمدن:۔

ان کا تہذیب و تمدن بہت ہی سادہ ہے پتھر کے اوزار۔ نیزہ۔ لاٹھی اور پھینکی جانے والی لکڑی جسے BOOMRANG کہا جاتا ہے اس کے علاوہ TRAY ٹوکریاں اور دھاگے کے بنے ہوئے تھیلے بھی یہ بناتے ہیں۔ خفیہ سوسائٹیاں عام ہیں جن میں داخلہ کے لئے بہت خرچ کرنا پڑتا ہے اور بہت سی پیچیدہ رسوم بھی ادا کرنی پڑتی ہیں۔ ان کے کئی ایک تہوار ہیں علم الانسانیات کے ماہرین کا خیال ہے کہ ان کے تمدن پر انڈونیشیا کی چھاپ نظر آتی ہے۔ کپڑے اور مکان بالکل نہ ہونے کے برابر ہیں۔

مذہب:۔

ان کے مذہب کی بنیاد کہانیوں اور خوابوں پر ہے اور یہ نئی نسل کو سمعی اور بصری طریق سے سکھایا جاتا ہے۔ ناچ بھی اس میں شامل ہے۔

معاشرت:۔

معاشرتی طور و طریق بالخصوص رشتہ داری اور شادی بیاہ وغیرہ کے معاملات بہت ہی پیچیدہ ہیں۔

قبائلی نظام:۔

قبائلی سرداری نظام صرف ان مردوں کی خونی میراث ہے جنہیں قبائلی رسم و رواج کا پورا علم ہوتا ہے اور اس کے لئے آئندہ بننے والے سرداروں کے جسموں پر کچھ مخصوص نشان لگائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ آئندہ ہونے والے سرداروں میں جو خوبیاں دیکھی اور پرکھی جاتی ہیں ان میں دعوتوں میں انتظامی صلاحیت و قابلیت۔ قبائلی نظام کا علم اور لڑائی میں بہادری دکھانا شامل ہے۔

غذا:۔

غذا مہیا کرنے والی فصلوں میں کیلا کھوپرا اور یام ہیں جس کے علاوہ شکر قندی بھی ہے جو اغلباً امریکہ سے یہاں لا کر کاشت کرنی شروع کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں جنگلی سبزیاں پھل اور شکار سے بھی یہ غذا حاصل کرتے ہیں۔

گھریلو جانور:۔

گھریلو جانوروں میں کتا، سؤر اور مرغ ہیں جو سب کے سب جنوب مشرقی ایشیا کی پیداوار معلوم ہوتے ہیں۔

پیشے:۔

ان کا پیشہ کوئی خاص نہیں ہے ہاں کچھ مویشی فارموں پر گلہ بانی کا کام کرتے ہیں اور کچھ پولیس کے لئے کھوجیوں کا کام بھی کرتے ہیں۔ ان میں بہترین گروپ (ARANDA) ہے۔

خط و کتابت:۔

ان کی کوئی لکھی یا پڑھی جانے والی زبان نہیں ہے۔ ہاں جب کوئی پیغام کسی جگہ پہنچانا ہوتا ہے تو بعض لکڑیوں پر خاص قسم کے کچھ نشانات لگا دیئے جاتے ہیں جن کو دیکھ کر قبائلی سردار پہچان لیتے ہیں کہ کیا پیغام ہے۔

ترقی چاہتے ہو تو جھگڑے چھوڑ دو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اسلام کی ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو رہے ہوں اور تیز رفتاری سے قدم اٹھانے کے دعوے ہوں اور گندگیوں کے ڈھیر اور جھگڑوں کی مصیبتوں کا بوجھ ایک گٹھڑی بنا ہوا سر پر لدا ہوا ور ان ن شاہراہ ترقی اسلام پر گامزن ہو۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کبھی گردنوں میں طوق لے کر بھی لوگوں نے دنیا کو مصیبتوں سے آزاد کروایا ہے۔ آپ نے تو دنیا کو آزاد کروانا ہے۔ آپ نے قوموں کی دستگاری کا موجب بننا ہے۔ آپ خود ان بندھنوں میں گرفتار ہوں تو کسطرح قوموں کو آزاد کروائیں گے"

(الفضل ۲۱ نومبر ۱۹۸۳ء) (نظارت اصلاح وارشاد)

مستعد اور نمایاں قربانیاں کرنیوالی جماعتیں

جو جماعتیں اپنے مقررہ ٹارگٹ کو ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء تک حاصل کر لیں۔ وہ اگر دیگر قواعد کو بھی پورا کر لیں۔ تو تحریک جدید سے بطور انعام گرانٹ کی مستحق قرار پاتی ہیں۔ ایسی جماعتوں کی یاد دہانی کے لئے عرض ہے کہ ۳۱ اکتوبر ۸۳ء سے قبل اپنے مجموعی وعدہ جات کی ۱۰۰ فیصد ادائیگی کر کے اور ٹارگٹ پورا کر کے گرانٹ کے لئے زیر غور فہرست میں شمولیت فرمائیں نیز وصول شدہ رقم بروقت داخل خزانہ کروائیں۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

۱۔ میری ہمشیرہ صادقہ بیگم اہلیہ ملک سعید احمد صاحب آف کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کے بیٹے عزیزم مبارک احمد صاحب (جو کہ ڈاکٹر سراج الدین صاحب مرحوم سابق صدر محلہ دارالنصر کا نواسہ ہے) کا نکاح ہمراہ عزیزی سعیدہ فضل بنت چودھری فضل احمد صاحب مرحوم فیکٹری ایریا ربوہ مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم و محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے مورخہ ۲۲/۹/۸۳ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھایا۔

احباب کرام سے اس تعلق کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سعیدہ بیگم اہلیہ سردار عبدالقادر چنیوٹ)

۲۔ مکرم ملک خلیل احمد صاحب سولنگی نائب قائد علاقہ گوجرانوالہ اور عزیزہ امۃ العزیز صاحبہ کے نکاح کا اعلان محترم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ گوجرانوالہ نے مورخہ ۲۳ ستمبر بعد نماز جمعہ مبلغ ۱۰،۰۰۰ روپے حق مہر پر مسجد احمدیہ باغبانپورہ گوجرانوالہ میں کیا۔

مکرم ملک خلیل احمد صاحب سولنگی پروپرائیٹر نصیر الیکٹرک سٹور گوجرانوالہ محترم ماسٹر محمد بخش صاحب سولنگی کے صاحبزادے مکرم حاجی نصیر احمد صاحب کے فرزند ہیں۔ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ بنت محترم شیخ عبدالماجد صاحب نیو سمن آباد لاہور، سلسلہ کے نامور خادم محترم شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم (سابق سوداگرمل) مربی سلسلہ احمدیہ کی پوتی اور محترم شیخ محمد شریف صاحب آف ڈھینگڑا ہاؤس گوجرانوالہ کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اسلام و احمدیت اور جانبین کیلئے نہایت بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(احمد صدیق جان قائد خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ شہر)

۳۔ میرے بیٹے عزیزم طارق عطاء اللہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ طیبہ ناز صاحبہ بنت چوہدری عنایت اللہ صاحب بنگوی مبلغ -/۲۵۰۰۰ روپیہ حق مہر پر محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی نے ۸ ستمبر ۱۹۸۳ء کو احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔

عزیز طارق عطاء اللہ صاحب اور عزیزہ طیبہ ناز صاحبہ محترم مولوی رحمت اللہ صاحب بنگوی باغاں والے کے پوتا اور پوتی ہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(چوہدری عطاء اللہ بنگوی کراچی)

قائدین / ناظمین اضلاع توجہ فرمائیں

جائزہ لیں کہ آپ کی زیر قیادت مجالس اطفال نے

۱۔ مرکز کو نئے سال کی تجنید بھجوادی ہے؟

۲۔ اگر کسی جگہ اطفال موجود ہوں لیکن مجلس قائم نہیں تو حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کی تعمیل میں مجلس قائم کریں۔

۳۔ مجالس کو فعال بنانے کے لئے حزب بندی اور عاملہ کی تقرری کا جائزہ لیں۔

(سیکرٹری تجنید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوگا جس میں ہر شہر، قصبہ اور گاؤں سے جہاں لجنہ کی تنظیم قائم ہے لجنہ اور ناصرات کی نمائندگی لازمی ہوگی ہر ضلع کی صدر لجنہ کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ضلع کی لجنات سے رابطہ قائم کرکے انہیں اجتماع میں شمولیت کی تلقین کریں۔

ربوہ پہنچ کر دفتر میں نام درج کروانا بہت ضروری ہے جو نمائندہ یا زائرہ اپنا نام درج نہیں کرائے گی اسے اجتماع میں شریک نہیں سمجھا جائے گا۔ جہاں سے ایک سے زائد زائرات آئیں ان کی نگران ان کے ناموں اور عہدوں کی تحریری فہرست دفتر کو مہیا کریں۔

زائرات جتنی چاہیں آسکتی ہیں۔ لیکن ان کے قیام و طعام کی ذمہ داری بھی اسی صورت میں لجنہ مرکزیہ پر ہوگی۔ جبکہ اس کے پاس مقامی لجنہ کی صدر کی تصدیق ہو اور آنے سے قبل اطلاع بھی ہو۔ بصورت دیگر اپنا انتظام خود کریں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

زعماء مجالس انصاراللہ کی خدمت میں گزارش

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۸ تا ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریک کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ انصار کو سائیکلوں پر سفر کرکے اجتماع میں شمولیت کی کوشش کرنی چاہیئے۔

زعماء مجالس انصاراللہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ انصار کو اس مبارک تحریک کی طرف توجہ دلا کر ابھی سے تیاری شروع فرمادیں۔

(نائب صدر صف دوم مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

منتظمین سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۲-۸۳ء

۱۔ منتظم اعلیٰ ۔ سعید احمد چٹھہ

۲۔ نائب منتظم اعلیٰ ۔ مرزا عبدالصمد صاحب، منیر احمد صاحب جاوید

۳۔ منتظم اندرون دارالطہ ۔ مبشر احمد ایاز

۴۔ " علمی مقابلہ جات ۔ محمد عثمان شاہد

۵۔ " ورزشی " " ۔ سید طاہر محمود صاحب

۶۔ " بیرون ۔ بشارت احمد ناصر

۷۔ " اشاعت ۔ نصیر احمد انجم

۸۔ " خوراک ۔ مبشر احمد طاہر

۹۔ " آب رسانی ۔ مہدی علی

۱۰۔ منتظم مقام اجتماع ۔ منصور احمد عارف

۱۱۔ " سٹیج و اوقات ۔ لئیق احمد

۱۲۔ " رہائش ۔ نعمان محمود

۱۳۔ " مہمان نوازی و سائیکل سٹینڈ ۔ ظفر احمد پاشا

۱۴۔ " نمائش ۔ محمد اشرف الزمان

۱۵۔ " صفائی ۔ زبیر احمد

۱۶۔ " روشنی ۔ حافظ حفیظ الرحمٰن

۱۷۔ " نظم و ضبط ۔ لئیق احمد عابد

۱۸۔ " دفتر ۔ عبدالغفور

(مہتمم اطفال)

ورزشی مقابلہ جات سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

اس دفعہ مندرجہ ذیل مقابلے کروائے جائیں گے۔

اجتماعی مقابلہ جات:۔ فٹ بال، میرو ڈبہ، کبڈی، جھنڈا دوڑ۔

اجتماعی کھیلوں میں اطفال کا ایک ہی معیار ہوگا۔

انفرادی مقابلہ جات:۔ دوڑ سو گز۔ دوڑ دو سو گز، لمبی چھلانگ، ثابت قدمی، دوڑ تین ٹانگ، نشانہ غلیل۔

انفرادی مقابلہ جات میں دو معیار ہوں گے۔

معیار صغیر، معیار کبیر۔

* دوڑ تین ٹانگ اور نشانہ غلیل میں معیار ایک ہی ہوگا۔

(منتظم ورزشی مقابلہ جات سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۳ء)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱ تا ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ جملہ قائدین علاقہ، اضلاع و مقامی کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مجالس کی نمائندگی کو سو فیصد بنانے کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں۔ پاکستان کی کوئی ایسی مجلس نہیں رہنی چاہیئے جہاں سے کسی فرد نے اجتماع میں شرکت نہ کی ہو۔

(قائمقام معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ:- اداریہ صہ ۲ سے آگے

فرمایا ہے یہ ہے کہ ہم پنجوقتہ باجماعت نمازوں کے التزام میں پہلے سے بھی زیادہ مستعد ہو جائیں، اللہ تعالیٰ کے حضور غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کرنا اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت بنالیں ایسی عادت جس کی شدت اور اثر انگیزی میں اضافہ ہوتا چلا جائے اور پھر محبت کے رنگ میں رنگین ہو کر حضور ایدہ اللہ کے ہر ارشاد کی اطاعت بجالا کر اپنے مال، وقت عزت اور جان کو خدا اور اس کے دین کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں اور اپنے قربانی کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں تا خدا تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں اور انعاموں سے بڑھ چڑھ کر نوازتا چلا جائے یہاں تک کہ اسلام جلد تر پوری دنیا میں غالب آجائے اور ہمیں ہماری مراد مل جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے اور ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرما کر ان کے انقلاب انگیز نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ لعل دین صاحب صدیقی کا اپریشن فیصل آباد مشن ہسپتال میں ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کے بعد پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین۔ (ناصر الدین خالد۔ دارالنصر غربی۔ ربوہ)
- خاکسار ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہے۔ (محمد ظہیر الدین احمد۔ جی ٹی ایس بکسٹال۔ لاہور)
- میری ممانی اہلیہ محترم محمد یونس کھوکھر صاحب کی صحت بلڈ پریشر اور دل کی تکلیف کی وجہ سے بہت خراب ہے نیز میرے والد مکرم مرزا اشرف الدین صاحب کو تقریباً ۹ ماہ سے دل کی شدید تکلیف ہے۔ (مرزا مبشر محمود اشرف۔ دارالعلوم غربی۔ ربوہ)
- میرا بڑا بیٹا عزیزم سلیم احمد خان انجینئر ایک ابتلا میں آنے کی وجہ سے بہت پریشان ہے (غلام عائشہ فیکٹری ایریا۔ شاہدرہ لاہور)
- مکرمی ہدایت اللہ صاحب انسپکٹر بیت المال عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں نیز میری ہمشیرہ مکرمہ جلیل بشریٰ صاحبہ چند دنوں سے معدہ کی شدید درد میں مبتلا ہیں نیز بخار کی بھی شکایت ہے۔ (مشہود احمد عارف۔ چشتیاں)
- میرے ابا جان سائیکل سے گر گئے تھے جس کے نتیجہ میں کولہے کی ہڈی پر چوٹ آئی ہے چلنے پھرنے سے معذور ہیں (عبدالباسط ماجد چک ۴۹۷ ج ب شورکوٹ)
- خاکسار کی چھوٹی بچی عزیزہ طاہرہ منصورہ عرصہ دو ماہ سے بوجہ خرابی جگر شدید بیمار ہے (نذر محمد خان۔ نواب شاہ سندھ)
- میری والدہ کے معدہ میں کینسر ہے بہت تکلیف ہے۔ (نصرت جہاں بنت ڈاکٹر محمد اشرف صاحب چاکانوالی۔ لالہ موسیٰ)
- خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ کو خدا نے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ کچھ دنوں سے کافی بیمار ہے (نصیر احمد طاہر بدوملہی)
- خاکسار عرصہ ایک ماہ سے صاحب فراش ہے۔ (صوفی محمد ابراہیم جالندھری۔ سرگودھا)
- میرے بڑے بھائی بشارت احمد بھٹی صاحب کا بازو ٹوٹ گیا تھا اب افاقہ ہے۔ (افضال احمد بھٹی۔ دارالیمن غربی۔ ربوہ)
- میری بیٹی کو عرصہ چھ ماہ سے شدید کھانسی ہے۔ بچی کافی کمزور ہے۔ (قرۃ العین پیر انصار الدین۔ راولپنڈی)

قارئین کرام ان سب کیلئے دعا کریں

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک ۶۲۹۶ صدر انجمن احمدیہ ربوہ جس کی رسید نمبر ۱ تا ۳۴ مستعمل ہیں۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی شہر سے گم ہو چکی ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو جائے تو نظارت بیت المال آمد کو اطلاع دے کر ممنون فرمادیں۔ (ناظر بیت المال آمد)

شکریہ احباب

ہمارے والد صاحب محترم مولوی نذر احمد خان صاحب کارکن نظارت امور عامہ کی وفات پر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، بزرگان سلسلہ احمدیہ و دیگر احباب نے تعزیت فرمائی۔ اسی طرح بیرون ربوہ سے بھی بعض احباب نے تعزیتی خطوط بھجوائے۔ ان سب احباب کا خاکسار شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے جنہوں نے ہمارے دکھ کو تسلی میں بدلنے کی کوشش فرمائی۔ گھر پر تشریف لاکر تعزیت فرمائی۔ ہم سب بہن بھائی بھی تمام احباب کے مشکور ہیں جنہوں نے ہماری دلجوئی فرمائی۔ (محمد قاسم خان نائب ناظر بیت المال آمد)

تقریب شادی

مکرم صفی اللہ ملک ابن ڈاکٹر عطاء اللہ خان دارالرحمت وسطی۔ ربوہ کی شادی ہمراہ عزیزہ بشریٰ بٹ صاحبہ بنت مکرم چوہدری خورشید عالم بٹ صاحب وزیر آباد (بمورخہ ۱۵ راگست ۱۹۸۳ء) انجام پائی۔ بارات ربوہ سے روانہ ہو کر وزیر آباد پہنچی جہاں پر مکرم ڈاکٹر عمر الدین سدھو صاحب نے دعا کروائی۔ اسی رات بارات واپس پہنچی اگلے روز ۱۶ راگست رات ۸ بجے دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا۔ جسمیں اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ یہاں پر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے دعا کرائی احباب کرام اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی

میری بھانجی عزیزہ فرحت شیریں صاحبہ بنت ڈاکٹر سید عبد العلی صاحب نے کینرڈ کالج لاہور سے ایف ایس سی پری میڈیکل کے امتحان میں ۸۵۰ نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور نیشنل ٹیلنٹ سکالرشپ کی حقدار قرار پائی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مبارک کرے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ (محمد امجد خان "دارالرحمت" ۱۴ ریس کورس روڈ۔ لاہور)

پتہ درکار ہے

مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ولد شاہ دین صاحب (سابقہ پتہ) ساکن گوٹھ شاہ دین ضلع نواب شاہ (سندھ) وصیت نمبر ۱۳۹۶۳ کا موجودہ پتہ درکار ہے اگر کسی کو علم ہو یا خود موصی یہ اعلان پڑھے تو اپنے پتہ موجودہ سے دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضرورت کارکن

دفتر مجلس نصرت جہاں ربوہ میں ایک ایسے کارکن کی ضرورت ہے جن کا اردو کا خط صاف ہو۔ تعلیم کم از کم ایف اے ہو اور ٹائپ کرنا جانتے ہوں۔

مرکز سلسلہ میں کام کرنے کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ سیکرٹری مجلس نصرت جہاں کے نام بھجوائیں۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

تصحیح اعلان دارالقضاء

مورخہ ۲۲ راگست ۱۹۸۳ء کی اخبار الفضل میں مکرم ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب مرحوم کے ترکہ پلاٹ کے انتقال کے بارہ میں اعلان شائع کیا گیا تھا۔ اس میں ان کے پلاٹ کا نمبر سہواً ۱۵/۳۲ دارالنصر شرقی شائع ہوا ہے۔ ان کے پلاٹ کا اصل نمبر ۱۵/۳۱ دارالنصر شرقی ہے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

قائدین مجالس! کیا آپ اپنی مجلس کے خدام کی مکمل تجنید مرکز میں بھجوا چکے ہیں

: مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ :

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ پیغام)

نام ونشان نہیں۔ یہ مجاہدے دل کو پاک نہیں کر سکتے۔ اور نہ کوئی حقیقی نور معرفت کا بخش سکتے ہیں۔ پس یہ زمانہ اب بالکل خالی ہے۔ نبوی طریق جیسے کہ کرنے کا وہ بالکل ترک کر دیا گیا ہے اور اس کو بھلا دیا ہے اب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ عہد نبوت پھر آجاوے اور تقویٰ اور طہارت پھر قائم ہو اور اس کو اس نے اس جماعت کے ذریعہ چاہا ہے۔"

مندرجہ بالا اقتباس سے یہ امر صاف طور پر واضح ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی سب سے اہم غرض یہ ہے کہ انسانوں کا تعلق اپنے خالق خدا سے قائم ہو جائے۔ اور زمانہ میں ایک روحانی انقلاب برپا کر دیا جائے۔ ایک ایسا انقلاب جو کہ قبول کرنے والوں کی زندگی میں ایک مکمل تبدیلی پیدا کر دے۔ انہیں راستی پر قائم کر دے۔ دلوں کو پاکیزگی بخشے اور متقی انسان بنا دے۔

اس لئے میرے بھائیو اور بہنو آپ نے اپنی زندگیوں میں اسلام کی تمام اخلاقی اور روحانی اقدار پیدا کرنی ہیں تاکہ آپ بے داغ۔ پاکیزہ۔ اور مفید وجود بن کر کامیاب اور حقیقی اسلامی زندگی کا قابل رشک نمونہ بن جائیں۔ آپ میں سے ہر ایک کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو کہ یہی روحانیت کا نچوڑ ہے۔ آپ وہ ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے تمام دنیا کے لوگوں میں سے چن لیا ہے تاکہ آپ باتمام اخلاص وانکساری پوری جدوجہد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن جائیں۔ اور آپ کا بے عیب اخلاق اور ذاتی نمونہ تمام دنیا کے لئے ایک زندہ مثال بن جائے۔ اس لئے آپ کو اس اسلامی انقلاب کے ظہور کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنا ہوگا۔ اور آپ انتہائی انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کی مدد حاصل کرنے کے لئے دعا کرتے رہیں۔

آپ اپنے دلوں میں یہ بات مضبوطی سے راسخ کر لیں کہ یقینی طور پر احمدیت کا مستقبل بہت شاندار ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو درخت لگایا ہے۔ قومیں اس کے سایہ کے نیچے پناہ لینے پر مجبور ہو جائیں گی احمدیت کے مستقبل کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور اقتباس آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا۔ اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

اسلام کے عروج اور تمام دیگر ادیان پر غلبہ کے بارہ میں یہ پیشگوئی ایک صدی پہلے کی گئی تھی اور اس ایک صدی کے دوران احمدیت نے دن دگنی اور رات چگنی ترقی کی ہے اور بہت سے نئے علاقوں میں داخل ہو چکی ہے۔ اب دنیا پر اسلام کی تعلیمات کی سچائی اور معقولیت آشکارا ہو رہی ہے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا مشن دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس وقت وہ تن تنہا تھے ان کے ظہور کے وقت اسلام ایک انتہائی مجبوری اور کس مپرسی کی حالت میں سے گزر رہا تھا۔ مجبوری اور کمزوری کی اس حالت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا:

"قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی۔ مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔"

اس پیشگوئی کے بعد سے تغیر کی ایک تازہ ہوا تمام عالم میں چل رہی ہے۔ تمام ادیان پر اسلام کے غلبہ کے دن قریب ہیں اور اسلامی فتوحات اور ترقیات افق عالم پر روشن ہو رہی ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہم پر عظیم ذمہ داریاں بھی عائد کرتی ہے کام بہت ہی مشکل ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پورا ہو سکتا ہے۔ آپ کا منتہائے نظر بہت بلند ہے اور آپ کی ذمہ داری بھی بہت سخت ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسلام کا پیغام باحسن طریق اور اعلیٰ حکمت کے ساتھ دوسروں تک پہنچائیں۔ رسم ورواج اور تمدن کا فرق اسلام کا پیغام پہنچانے کی راہ میں حائل نہ ہو۔ اسلام میں تبلیغ ایک بہت ہی بڑی نیکی ہے۔ اس بارہ میں میری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آرام سے نہ بیٹھیں اور تن من دھن کی بازی لگا کر اپنے ملک کے ہر ایک فرد تک اسلام کا پیغام پہنچانے میں مصروف ہو جائیں

آخر میں میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ اپنے مالی قربانی کے معیار میں تبدیلی پیدا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء کو اخبار الحکم میں ایک پیغام شائع فرما کر انتہائی مؤثر رنگ میں اپنی جماعت کو اس ذمہ داری کے ادا کرنے کی طرف متوجہ فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں آج کل کون سا سلسلہ ہوا ہے یا ہے جو خواہ دنیوی حیثیت سے ہے یا دینی کہ بغیر مال چل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہر ایک کام اس لئے کہ عالم اسباب ہے اسباب سے ہی چلایا ہے۔ پھر کس قدر بخیل وممسک وہ شخص ہے کہ جو ایسے عالی مقصد کی کامیابی کے لئے ادنیٰ چیز مثل چند پیسے خرچ نہیں کر سکتا.....

پس میں تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو۔ ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقع ہاتھ آنے کا نہیں۔ کیا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں مانگی نہیں جاتیں اور یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں۔ بلکہ فقط مالوں کے بقدر استطاعت خرچ کرنے کا ہے۔"

اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! آپ مالی قربانی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور یہ ذمہ داری کما حقہ ادا کریں میں نے بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ جماعت کا ہر برسر روزگار فرد جو کہ موصی نہیں ہے۔ وہ اپنی آمدن کا ۱/۱۶ حصہ پیش کرے۔ یہ آپ کے ماہانہ چندہ کا مقررہ معیار ہے لیکن اگر آپ کے مالی حالات اجازت نہیں دیتے اور مقررہ معیار سے کم ادا کرنے پر آپ مجبور ہوں تو اپنے امیر صاحب کی معرفت آپ اجازت حاصل کریں جو کہ آپ کو مل جائے گی۔ لیکن جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے۔ انہیں بہر صورت اپنے عہد کے مطابق اپنی آمد کا ۱/۱۰ تا ۱/۳ حصہ ادا کرنا ہے

اپنے ماہانہ چندوں کے علاوہ آپ کو اس طرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ حسب توفیق آپ امریکہ میں پانچ مشنز کے قیام کے لئے جو فنڈ جمع کیا جا رہا ہے۔ اس میں بھی شمولیت اختیار کریں۔ میری پہلی اپیل پر امریکہ نے بہت حوصلہ افزا ردعمل دکھایا ہے۔ صاحب استطاعت احباب نے جو وعدہ جات لکھوائے ہیں وہ بہت ہی قابل تعریف ہیں لیکن مجھے توقع ہے کہ ہر ایک احمدی اپنی انتہائی استطاعت کے مطابق اس تحریک میں شامل ہوگا۔ اپنی جماعت کے مخلص اور فعال احباب سے میں امید رکھتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر مالی قربانی کا مظاہرہ کریں گے۔ حال ہی میں میں نے ہر ایک فرد جماعت سے گزارش کی ہے کہ کم از کم ۳۸۰۰ ڈالرز اس فنڈ میں دے مجھے یقین ہے کہ میری توقعات سے بڑھ کر آپ اس میں حصہ لیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو یہ عزم عطا فرمائے کہ آپ اسلام کی خاطر اللہ کے مددگار بنتے ہوئے اپنا سب کچھ قربان کرنے والے ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی قربانی پیش کرنے کی توفیق دے جو کہ اس کی جناب میں قابل قبول ہو۔ آمین! والسلام۔

(مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع)

کیا آپکی گھڑی خراب ہے
فکر مت کریں آپکے شہر ربوہ میں گھڑیوں کی مرمت کا نیا مرکز قائم ہوا ہے
نہایت ہی کم فیس پر معیاری تسلی بخش کام کروائیں۔
ایک دفعہ ضرور آزمائیں
انصاف واچ ہاؤس
چوک یادگار نزد دارالضیافت ربوہ